مطالعہ اقبال کے چند نئے زاویے*

عبدالسلام خورشید

حضرت علامہ اقبال نے شعر و شاعری، دین، فلسفے اور سیاست کے دوائر میں جو کارہائے نمایاں سر انجام دیے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں، لیکن ان کے علمی عزائم کا کوئی انت نہیں تھا مختلف موضوعات پر نثر میں بہت سی کتابیں لکھنا چاہتے تھے لیکن وہ سکون میسر نہیں تھا جو علمی کاموں کا ایک لازمہ ہے اور جب قوت لایموت کا مسئلہ ہوا اور فرصت کے لمحے بھی مل گئے تو علالت حائل ہوگئی اور یوں ان کے عزائم پورے نہ ہو سکے۔

حضرت علامہ کی سب سے بڑی آرزو یہ تھی کہ Reconstruction of islamic jurisprudence کے نام سے ایک کتاب لکھیں جس میں زمانہ حال کے اصول قانون کی روشنی میں شرع اسلامی کے اساسات دنیا کے سامنے پیش کیے جائیں اور دلائل و براہین سے اصول فقہ اسلامی کی برتری آج کل کے قانون پر ثابت کی جائے اب سے نصف صدی پہلے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین سے خطاب کرتے ہوئے کہا "میں گزشتہ بیس برس سے قرآن شریف کا بغور مطالعہ کرتا ہوں ہر روز تلاوت کرتا ہوں مگر ابھی یہ نہیں کہ سکتا کہ اس کے کچھ حصوں کو سمجھ گیا ہوں اگر خدا نے توفیق دی اور فرصت ہوئی تو میں ایک دن کامل تاریخ اس بات کی قلم بند کروں گا کہ دنیائے جدید اس مطمع حیات سے کس

طرح ترقی کرتے ہوئے بنی ہے جو قرآن شریف نے

*علامہ اقبال کے ایک سو تیسرے یوم پیدائش کی منعقدہ تقریب (9 نومبر 1980) کے موقعہ پر پڑھا گیا

ظاہر کیا ہے اس کے دو سال بعد 1931 میں "بمبئے کرانیکل" کے نامہ نگار سے انٹرویو کے دوران میں Reconstruction in Islam Thought of religious کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "اس میں میں نے جدید علوم کی روشنی میں اسلام کے مذہبی فلسفے کا تجزیہ کیا ہے میرا ارادہ یہ ہے کہ اسی انداز میں فقہ پر کام کروں کیونکہ اس پہلو کو ہمارے علما نے صدیوں سے نظر انداز کر رکھا ہے 1935ء میں آپ نے راس مسعود کے نام مکتوب میں امید ظاہر کی: "میں اس قابل ہو جاؤں گا کہ جدید تفکر کی روشنی میں قرآن حکیم پر وہ یادداشتیں قلم بند کروں جن کے بارے میں میں مدت سے سوچ رہا ہوں میرے نزدیک دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے میرا یہ بہترین تحفہ ہوگا" اسی سال "سٹیٹسمین" میں ایک مکتوب بنام مدیر کے دوران میں لکھا "میں نے تشکیل جدید الہیات اسلامیہ میں اسلام سے مجوسیت کی گرد اتارنے کی کوشش کی تھی اور مجھے امید ہے کہ میں اپنی اگلی کتاب Aids to the study of the quran میں اس سلسلے میں مزید کام کر سکوں گا"

سوال یہ ہے کہ علامہ نے Introduction to the study of islam کی یادداشتوں کا جو خاکہ جناب محمد شفیع (م ش) کے حوالے کیا تھا وہ مندرجہ بالا منصوبے سے تعلق رکھتا تھا یا اس سے مختلف کوئی منصوبہ تھا ممکن ہے صرف

موضوع کے الفاظ کا فرق ہو اور اس سے ایک ہی کتاب مراد ہو، لیکن جو خاکہ م ش کے حوالے کیا گیا اس کا متن غور سے پڑھیے کہ یہ دو لیکچروں کا خاکہ تھا، اور چونکہ جس زمانے کا ہم تذکرہ کر رہے ہیں اس لیے عین ممکن ہے کہ یہ خاکہ اس دور میں مرتب کیا گیا ہو جب اقبال صحت مند تھے ایک لیکچر کا موضوع ہے ''اسلام کیا ہے؟'' اس میں مختلف مذاہب کے ساتھ تقابل کے بعد اسلام کی برتری کا ذکر ہے، کلیسیا اور ریاست کا تعلق واضح کیا گیا ہے اور آخر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسلام عیسائیت کا نہ دشمن ہے نہ حریف، بلکہ تہذیب کے عمل میں اس کا رفیق کار ہے دوسرے لیکچر کا عنوان ہے ''اسلام کا قانون'' اس کے موضوعات کا دائرہ بہت وسیع ہے اور دوسرے امور کے علاوہ شعوب و قبائل کے خاتمے معاشی مساوات، مملکت اور مذہب، اسلام اور سرمایہ داری، اسلام اور عورت، نجات کا مفہوم اور ایمان کے موضوعات شامل ہیں نیز یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کی تاریخ میں جو مختلف تحریکیں اٹھیں ان کا بھی تجزیہ مقصود تھا یہ بھی ممکن ہے کہ یہ خاکہ علامہ کی مجوزہ کتاب ''تشکیل فقہ جدید'' ہی سے تعلق رکھتا ہو۔

علامہ کا یہ ارادہ بھی تھا کہ خود نوشت سوانح مرتب کریں اس ارادے کا ذکر مختلف مکتوبات میں ملتا ہے سید سلیمان ندوی کو لکھا ''اپنے دل و دماغ کی سرگزشت بھی مختصر طور پر لکھنا چاہتا ہوں اور یہ سرگزشت کلام پر روشنی ڈالنے کے لیے نہایت ضروری ہے مجھے یقین ہے کہ جو خیالات اس وقت میرے کلام اور افکار کے متعلق لوگوں کے دلوں میں ہیں اس تحریر سے ان میں بہت انقلاب پیدا ہوگا'' اگلے مہینے عشرت رحمانی کو لکھا ''میری زندگی میں کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں جو اوروں کے لیے

سبق آموز ہو سکے۔ہاں خیالات کا تدریجی انقلاب البتہ سبق آموز ہو سکتا ہے اگر کبھی فرصت ہو گئی،تو لکھوں گا فی الحال اس کا وجود عزائم کی فہرست میں ہے''اس کے دو سال بعد بدایوں کے رسالہ''نقیب''کے مدیر وحید احمد کے نام لکھا''حقیقت یہ ہے کہ یورپ کی آب و ہوا نے مجھے مسلمان کر دیا یہ ایک طویل داستان ہے کبھی فرصت ہوئی تو اپنے قلب کی تمام سرگزشت قلم بند کروں گا جس سے مجھے یقین ہے بہت لوگوں کو فائدہ ہوگا''

عزائم کی فہرست میں کچھ اور چیزیں بھی شامل تھیں،مثلاً علامہ تصوف اسلامیہ کی ایک جامع تاریخ لکھنا چاہتے تھے تاکہ''معاملہ صاف ہو جائے اور غیر اسلامی عناصر کی تقطیع ہو جائے''عنفوان شباب میں یہ ارادہ تھا کہ واقعات کربلا کو ایسے رنگ میں نظم کریں کہ ملٹن کی Paradise Regained کا جواب ہو جائے۔1925 میں اس عزم کا اظہار کیا کہ Islam as I Understand it کے نام سے ایک کتاب لکھیں ایک دفعہ یہ خیال بھی آیا کہ نٹشے کی کتاب''زرتشت نے یوں کہا''کی طرح بعض مابعد الطبیعی اور طبیعی حقائق و معارف بائبل کے طرز پر لکھے جائیں ان سب پر مستزاد علامہ کا یہ ارادہ تھا کہ''اسرار خودی''اور''رموز بے خودی''کے سلسلے کی تیری کڑی لکھی جائے اس سلسلے میں مولانا گرامی کے نام ایک خط میں لکھا''مثنوی کا دوسرا حصہ قریب الاختتام ہے،مگر اب تیسرا حصہ ذہن میں آرہا ہے اور مضامین دریا کی طرح اُمڈے آرہے ہیں اور حیران ہو رہا ہوں کہ کس کس کو نوٹ کروں اس حصے کا مضمون ہوگا حیات مستقبلہ،اسلامیہ، یعنی قرآن شریف سے مسلمانوں کی آ[illegible]ندہ تاریخ پر کیا روشنی پڑتی ہے اور

جماعت اسلامیہ، جس کی تاسیس دعوت ابراہیمی سے شروع ہوئی، کیا کیا واقعات و حوادث آئندہ صدیوں میں دیکھنے والی ہے اور بالآخر ان سب واقعات کا مقصد و غایت کیا ہے میری سمجھ اور علم میں یہ تمام باتیں قرآن شریف میں موجود ہیں اور استدلال ایسا صاف اور واضح ہے کہ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ تاویل سے کام لیا گیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ اس نے قرآن شریف کا یہ مخفی علم مجھ کو عطا کیا ہے میں نے پندرہ سال تک قرآن پڑھا اور اتنے طویل عرصے کے بعد مندرجہ بالا نتیجے پر پہنچا ہوں مگر مضمون بڑا نازک ہے اور اس کا لکھنا آسان نہیں بہر حال میں نے یہ قصد کر لیا ہے کہ اس کو ایک دفعہ لکھ ڈالوں گا اور اس کی اشاعت میری زندگی کے بعد ہو جائے گی یا جب اس کا وقت آئے گا اشاعت ہو جائے گی۔"

☆☆☆☆☆